خلافت جوبلی فنڈ کے وعدوں اور وصولی کی مقدار

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک آج سے قریباً سوا دو سال پیشتر جماعت احمدیہ میں شائع کی گئی۔ اور ایسے وقت میں کی گئی۔ جبکہ احباب جماعت ایک طرف تو دُنیا کی عام مالی بدحالی سے متاثر ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف عام چندوں کے علاوہ تحریک جدید کے چندوں کی ادائگی کا فرض بھی ان پر عائد تھا۔ لیکن یہ خبر خوشی سے سُنی جائیگی کہ اس وقت تک اس فنڈ میں احباب جماعت کے وعدوں کی مقدار اللہ تعالےٰ کے فضل سے دو لاکھ تیس ہزار۔ اور وصول شدہ رقم سوا لاکھ کے قریب پہونچ چکی ہے۔ بسیالات مذکورہ بالا جماعت کے احباب کے ایثار کا یہ نمونہ یقیناً دُنیا کو محوِ حیرت کرنے والا اور حاسدین سلسلہ کی آنکھوں کو چندھیا دینے والا ہے۔ لیکن احباب جماعت کو یہ امر ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ زندہ قوموں کا معیار ایثار یہ نہیں۔ کہ ان کے ایثار کو دیکھ کر دُنیا محوِ حیرت ہو جائے۔ اور ان کے حاسدین جل اٹھیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ وُہ جس مقصد کو لے کر کھڑی ہو۔ اس میں وہم و گمان سے بڑھ کر کامیابی حاصل کرے۔

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کی رقم تین لاکھ روپیہ مقرر ہے۔ اور مذکورہ بالا اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ مقررہ رقم میں ابھی بڑی کمی ہے۔ وعدوں کے لحاظ سے ستر ہزار کی۔ اور وصولی کے لحاظ سے پونے دو لاکھ کی۔ اور اگر میعاد کو دیکھا جائے۔ تو بہت ہی قلیل ہے۔ کیونکہ عنقریب جوبلی منانے کی تاریخ مقرر ہونے والی ہے۔ اور تاریخ کے فیصلہ کے وقت تک ضروری ہے۔ کہ رقم پوری ہو جائے۔ گویا زیادہ سے زیادہ چند ہفتے میعاد باقی ہے۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے۔ کہ رقم کو پورا کرنے کے لئے احباب کو کس قدر جد و جہد کی ضرورت ہے۔

پس ان احبابِ جماعت کو جنہوں نے تاحال اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ یا وعدہ پورا نہیں کیا۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اس کمی کو جلد سے جلد پورا کر دیں۔ اور تمام دوست اپنے وعدوں کی رقوم فوراً مہیا کرکے مرکز سلسلہ عالیہ میں بھجوا دیں۔

وابستگانِ دامنِ خلافتِ حقہ کے اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس وضاحت کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک میں حصہ لینا۔ اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جد و جہد کرنا کس قدر اہم۔ اور کس قدر ثواب کا موجب ہے۔ ہاں اس قدر عرض کر دیتا ہوں۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینا خلافتِ حقہ کے ساتھ وابستگی اور اخلاص کی ایک پختہ علامت ہے۔ اور تاریخ اسلامی میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خلفائے راشدین میں سے اپنے ایک محبوب اور موعود خلیفہ کی زیر قیادت حقیقی اسلامی جماعت کو ربع صدی تک تربیت اور ترقی پانے کا زرین موقعہ عطا فرمایا۔

خوشی کی تقریبیں دُنیا میں آتی رہتی ہیں۔ اور آتی رہیں گی۔ لیکن خلافت جوبلی کی تقریب اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد اور نادر تقریب ہے اگر احباب اس امر پر غور فرمائیں۔ تو اس تحریک میں حصہ لینے کی اہمیت خود بخود سمجھ میں آجائے گی۔

دُنیا کی ساری آبادی میں سے صرف چند لاکھ خوش قسمت نفوس ہیں جو خلافتِ حقہ ثانیہ کے دور پر صدی کا چوتھا حصہ ختم ہوتا دیکھتے ہوئے خلافت جوبلی کی تقریب منانے والے ہیں پس کس قدر خوش قسمت ہیں یہ نفوس لیکن ان کی خوش قسمتی ان کے لئے اہم ذمہ واری کا پہلو بھی ساتھ رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک مخلص دوست کو اس ذمہ داری کی ہر وقت ادائگی کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کے لئے ہر دوست کو کم از کم اپنی ماہوار اوسط آمد کی مقدار میں رقم ادا کرنی چاہیئے۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے پوری کرنی چاہیئے۔ عہدیداران جماعت تو اس تحریک کو کامیاب بنانے میں کوشاں ہوں گے ہی۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے ایک دوسرے کو سرگرمی کے ساتھ تحریک کرتے رہیں۔ اور اس بارے میں ایک دوسرے سے ہر ممکن تعاون کی تدابیر پر عمل کریں۔ وقت چونکہ بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے خاص جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک دوست کو اس تحریک میں پورا حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شانِ مبارک میں

ایک خبیث الفطرت کی انتہائی گستاخی

جماعت احمدیہ لاہور نے اس اشتعال انگیزی کیخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کی

پیغام بلڈنگس لاہور میں مقیم ایک شخص غلام محمد نے حال میں ایک ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں اگرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا ذکر بھی کئی جگہ ہتک آمیز اور اشتعال انگیز الفاظ میں کیا گیا ہے۔ لیکن رسالہ کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی جنہیں ہر احمدی اپنی حقیقی ماں سے بھی بہت بڑھ کر قابل عزت واحترام سمجھتا ہے۔ اور جن کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی قطعاً گوارا نہیں کرسکتا۔ غلام محمد مذکور نے ایسے گندے اور اسقدر ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ جن کو پڑھ کر خون کھولنے لگتا ہے۔ ہم اس وقت ان الفاظ کو دوہرا کر جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت رنج والم پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ فوری طور پر اس شرارت کی طرف متوجہ ہو۔ اور لاکھوں انسانوں کی نہائت ہی محترم معزز ہستی کی شان میں حد درجہ کی بدزبانی اور گستاخی کرنے والے فتنہ پرداز کو کیفر کردار تک پہونچائے ؛

آج ۱۰ مارچ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ لاہور نے اس بدزبانی کے خلاف اظہار رنج والم اور اظہار ناراضگی کے لئے ایک غیر معمولی جلسہ منعقد کیا۔ اور جب اس موقعہ پر اس خبیث الفطرت کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے گئے۔ تو کئی اصحاب کی شدت غم والم سے چیخیں نکل گئیں۔ اور وہ زار زار رونے لگ گئے۔ اس موقعہ پر ایک قرارداد پاس کی گئی۔ اور حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ وہ فوری طور پر اس فتنہ انگیزی کا انسداد کرے۔ ورنہ اگر اس نہائت ہی اشتعال انگیز شرارت سے مشتعل ہو کر کوئی حادثہ رونما ہو گیا۔ تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی ؛

امید ہے کہ حکومت پنجاب اس بارے میں قطعاً توقف سے کام نہ لے گی۔ اور اس کے لئے یہ سمجھنا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔ کہ جو ناپاک الفاظ اس ٹریکٹ میں تمام احمدیوں کی والدہ ماجدہ مدظلہا العالی کے خلاف لکھے اور شائع کئے گئے ہیں۔ وہ ہر احمدی کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ اس اشتعال انگیزی میں لازمی طور پر وہ پریس بھی شامل ہے۔ جس نے ایسا گندہ اور ناپاک رسالہ چھاپا ہے۔ اس کے متعلق بھی ضروری کارروائی ہونی چاہیئے۔ اور فوری ہونی چاہیئے ؛

اعلان تعطیل

چونکہ ۱۲ مارچ بروز اتوار بوجہ یوم التبلیغ تمام مرکزی دفاتر بند رہیں گے۔ تاکہ مرکزی کارکن تبلیغ میں حصہ لے سکیں۔ اس لئے ۱۴ مارچ کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ دن کے وقت حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ لیکن اس وقت کچھ حرارت ہو گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ دوران سر زیادہ ناساز ہے احباب دعائے صحت کریں۔

آج میٹریکولیشن کا امتحان قادیان کے سنٹر میں شروع ہوا جس میں ۱۳۷ امیدوار شریک ہوئے۔ ان میں سے ۵۹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لڑکے اور سات لڑکیاں ہیں یعنی پانچ نصرت گرلز ہائی سکول کی طرف سے اور دو پرائیویٹ۔ ۲۴ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان کے ۱۰ ڈی۔ بی ہائی سکول سری گوبندپور کے طلبار ہیں۔ باقی ۳۷ قادیان اور مضافات کے پرائیویٹ امتحان دینے والے ہیں سناتن دھرم ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر لالہ جگدیش چند صاحب بی۔ اے بی ٹی سپرنٹنڈنٹ اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہیں ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) شیخ عبدالرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ اپنے فرزند شیخ عبدالقیوم صاحب کی صحت کے لئے (۲) شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ ایسٹ افریقہ اپنے ایک غیر مسلم دوست کی بریت کے لئے جو یوگنڈا میں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ نیز شیخ عبدالغنی صاحب ٹبورا کے لڑکے عبدالباسط کی صحت کے لئے اور مرزا فضل کریم صاحب ٹبورا کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے (۳) ڈاکٹر شیخ عبیداللہ صاحب لاہور اپنے لڑکے کی صحت کے لئے (۴) سیکرٹری انجمن ضیاء الاسلام احمدیہ گنج مغلپورہ اپنی انجمن کے ممبران کی امتحان میں کامیابی کے لئے (۵) سید احمد صاحب وکیل رامپور۔ سید محمود احمد صاحب و سید مسعود احمد صاحب کی کامیابی کے لئے (۶) سید عبدالواسع صاحب اڑیسہ اپنی کامیابی کے لئے (۷) بشارت احمد اور ملک شیر محمد صاحب کوٹ رحمت خاں کی صحت کے لئے (۸) عبدالرحمن صاحب ریاست کپورتھلہ اپنے لڑکے عبدالمنان کے لئے (۹) مسعود احمد خان صاحب باجوہ اوکاڑہ اور مرزا عبدالرحیم صاحب نوشہرہ چھاؤنی امتحان میں کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

ولادت مولوی محمد شہزادہ خان صاحب قادیان کے ہاں ۲۸ فروری کو تیسرا لڑکا۔ مولوی محمد احمد صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل قادیان کے ہاں ۹ مارچ کو لڑکی اور ظہیر الحق صاحب ملازم جمشیدپور کے ہاں ۵ مارچ کو لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔

دُعائے مغفرت رسالدار میجر محمد یعقوب خان صاحب کا ہنور ضلع رہتک لکھتے ہیں۔ کہ ان کی لڑکی ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال کر گیا ہے۔ مرحومہ تین مقامی احمدی جنازہ میں شریک تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

متاعِ ایمان کے راہزن

(۳)

۱۰۔ بخل

بخل ایک ایسی بدی ہے۔ جس کا مرتکب بسا اوقات ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ جن کا بجا لانا انسان کے روحانی ارتقاء کے لئے ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ذاتی طور پر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بخیل شخص نہ اچھا کھانا کھاتا ہے۔ نہ اچھا لباس پہنتا ہے۔ نہ عمدہ مکان میں رہتا ہے۔ محض اس لئے کہ کہیں اس کا روپیہ خرچ نہ ہو جائے۔ اُسے صبح و شام اگر دُھن ہوتی ہے تو یہی کہ کسی طرح روپیہ جمع ہوتا چلا جائے۔ خواہ وہ روپیہ ہمیشہ زمین میں ہی دفن رہے۔ اور اس کے کسی کام نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ بخل کا قرآن کریم میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ کہ جو شخص بخل کرتا ہے۔ اس کا ضرر اس کو پہنچتا ہے کسی دوسرے کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی کنجوسی سے اپنی جائز ضروریات پر بھی روپیہ خرچ نہیں کرتا۔ تو اس کا نقصان کسی اور کو کیا ہو گا۔ خود ہی نقصان اُٹھائے گا اور اپنی چند روزہ حیات دکھ اور تکلیف میں کاٹے گا۔ پھر بعض بخیل ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذات پر تو روپیہ خرچ کر لیں گے۔ مگر غریبوں کے لئے کچھ خرچ کرنا انہیں موت دکھائی دے گا۔ حالانکہ مال ایک آنی جانی چیز ہے۔ اور اگر انسان اسے خود نہ چھوڑے۔ تو وہ آپ اُسے چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

پس عقلمندی اسی میں ہوتی ہے کہ انسان اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرے۔ تا آخرت کا زاد اُسے مہیا ہو۔ آخر انسان نے قبر میں مال تو نہیں لے جانا یہ تو یہیں رہ جائے گا۔ پھر کیسا نادان ہے وہ شخص جو اسے ایسے مقامات پر خرچ نہیں کرتا۔ جہاں سے وہ اسے کئی گنا بن کر واپس مل سکتا ہے۔ پھر بخل کا ایک اور نقصان یہ ہوتا ہے کہ مخلوق خدا کے حقوق [illegible] ادا کرنے سے انسان قاصر رہتا ہے۔ حالانکہ اَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ کے مطابق ایک مومن کا فرض یہ ہے کہ اگر اُسے مال ملا ہے۔ تو مال۔ علم ملا ہے۔ تو علم۔ طاقت ملی ہے۔ تو طاقت۔ رسوخ ملا ہے۔ تو رسوخ۔ غرض جو کچھ بھی حاصل ہے۔ اسے دوسروں کی ترقی کے لئے صرف کرے۔ اگر یہ مال میں بخل کرتا ہے۔ یا علم نہیں سکھاتا۔ یا اپنی طاقت اور رسوخ سے غرباء کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔ تو یہ سخت بخیل ہے۔ اور ایسا شخص کبھی بھی خدا تعالیٰ کا پیارا نہیں بن سکتا۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ میں اللہ تعالیٰ نے بخل کرنے والوں اور بخل کی ترغیب دینے والوں دونوں کو اپنے قرب سے دُور قرار دیا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کہ بخیل لوگ یہ خیال نہ کریں۔ کہ بخل سے انہیں کوئی فائدہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ یاد رکھیں کہ جس چیز کے متعلق وہ بخل سے کام لیں گے۔ وہی قیامت کے دن ایک طوق کی صورت میں ان کی گردن میں ڈالی جائے گی اسی طرح فرماتا ہے۔ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ کہ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن ہی سے نہ باندھے رکھو مطلب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آواز آئے۔ تو ہاتھ بند نہ کر لیا کرو۔ بلکہ فراخ دلی سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو قربان کر دیا کرو۔ اسی طرح مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا کہ مومن جب خرچ کرتے ہیں۔ تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل۔ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔

وہ شخص جس کے اندر بخل کا مادہ ہو اسے غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس کا کیا فائدہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی فائدہ ہے۔ کہ بہت سا مال اس کے پاس جمع ہو جائے گا مگر جب بڑے بڑے بادشاہ خالی ہاتھ دُنیا سے اُٹھ گئے۔ تو اس کا مال اس کے ساتھ کب جا سکتا ہے۔ پس عقلمندی یہی ہے۔ کہ ع

راہِ مولیٰ میں کچھ غریبوں کو بھی دو

دیکھو جب خدا کسی کو نعمت دے۔ تو اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس نعمت کے آثار بھی اپنے جسم پر ہویدا کرے۔ پس صدقہ و خیرات دینا۔ مساکین کو کھانا کھلانا بیواؤں کی خبر گیری کرنا۔ رفاہِ عام کے کاموں میں روپیہ خرچ کرنا یہ سب نیکی کے کام ہیں۔ جن میں حتے المقدور حصہ لینا چاہیئے۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں بہترین نیکی یہ ہے۔ کہ انسان تبلیغ اسلام پر روپیہ خرچ کرے۔ اور مرکزِ سلسلہ کی طرف سے جو مالی مطالبہ بھی کیا جائے۔ انسان اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ اور یہ کبھی خیال نہ کرے۔ کہ اگر میں نے حصہ لیا۔ تو میں تنگ دست ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اسی وسوسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ۔ کہ شیطان ہے۔ جو تمہیں تنگ دستی کا خوف دلاتا ہے۔

پس اگر کسی انسان کا نفس یا اس کا کوئی دوست یہ کہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے تم مالی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ ایسے مشورہ کو قطعاً درخورِ اعتنا قرار نہ دے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کر کے اس کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

۱۱۔ خیانت

ایک اور بدی خیانت ہے۔ مگر خیانت کا مفہوم بھی بعض لوگ نہیں سمجھتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ میرے نزدیک خیانت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ آپ کا ایک نہایت عزیز بیمار پڑا ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ اگر اس کا علاج نہ کیا گیا۔ تو وہ مر جائے گا۔ اس وقت اگر آپ کے پاس امانت کا روپیہ پڑا ہے اور روپیہ والا مانگتا ہے۔ مگر آپ اس میں سے بیماری پر خرچ کر لیتے ہیں۔ اور اُسے نہیں دیتے تو یہ بھی خیانت ہے۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ جس کا روپیہ ہے اسے دیدیں۔ اور مریض کو خدا پر چھوڑ دیں۔ اسی طرح امانت کے روپیہ کو کسی اپنی ضرورت پر اس امید پر خرچ کر لینا۔ کہ بعد میں میں دے دونگا اور جب روپیہ والا تقاضا کرے۔ تو کہنا۔ کہ چند دن انتظار فرمائیں۔ میں روپیہ کہیں سے مہیا کر کے آپ کو پہنچا دیتا ہوں۔ یہ بھی خیانت ہے۔ امانت یہی ہے۔ کہ امانت مانگنے والا جس وقت اپنی امانت مانگے۔ اسی وقت بلا توقف اس کے سپرد کر دی جائے۔

۱۲۔ دھوکا

ایک بدی دھوکا و فریب ہے۔ یہ مرض بھی بعض لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ بعض اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی اس میں مبتلا دیکھے گئے ہیں۔ وہ بعض دفعہ دھوکہ سے کسی کی چیز اٹھا لیتے ہیں۔ اور جب دوسرے کو پتہ لگتا ہے۔ کہ میری چیز فلاں نے اٹھائی ہے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں ہم نے تو ہنسی کی تھی۔ ایسی ہنسی بالکل ناجائز ہے۔ اور یہ بھی ایک قسم کا دھوکا ہے جس سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔

۱۳۔ نفاق

نفاق بھی ایک بہت بڑا عیب ہے۔ جو دیمک کی طرح اندر ہی اندر انسانی رُوح کو کھاتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے احساس تک نہیں ہوتا۔ وہ اپنے ظاہر کو دیکھ کر اس وہم میں مبتلا رہتا ہے۔ کہ میرا ایمان سلامت ہے۔ مگر نفاق کا کیڑا اسے اور روق کی طرح اس کے اندرونہ کو کھوکھلا کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے جبکہ اس کا ظاہر بھی باطن کے ہمرنگ ہو جاتا ہے اور وہ نفاق کفر یا ارتداد کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس مہلک مرض سے محفوظ رکھے۔ اس کی علامات اگرچہ کئی ہیں۔ اور باریک در باریک شقیں اپنے اندر رکھتی ہیں۔ مگر چند موٹی علامات یہ ہیں۔ (۱) وعدہ کی خلاف ورزی (۲) امانت میں خیانت (۳) جھوٹ (۴) نقض عہد (۵) گالیاں (۶) عشاء اور فجر کی نماز میں سستی (۷) خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے جی چرانا (۸) نکتہ چینی (۹) جماعت مومنین کے رنج و راحت میں شریک نہ ہونا۔ اگر انسان دیانت داری کے ساتھ اپنے نفس پر غور کرے۔ تو وہ ان علامات کی روشنی میں یہ محسوس کرے گا۔ کہ اُسے اپنی اصلاح کا بہت زیادہ فکر کرنا چاہیئے۔

ہدیہ یوم التبلیغ

دہریہ سے

آپ کہتے ہیں اگر اللہ ہے
کچھ دلیل اس کی مجھے بتلائیے
عرض کی اس بات کا ہے کیا ثبوت
آپ ہیں فرزند اپنے باپ کے
کیا دلیل اس امر پر موجود ہے
کون شاہد اس کا ہے فرمائیے
غور سے سوچو ذرا اے ہوشمند
ایک عورت پر بھروسہ ہے سبھی
پر گواہی دیں جو لاکھوں راستباز
آپ اس کو کیوں نہیں ہو مانتے
راستباز ایسے صداقت کے لئے
جان بھی قربان اپنی کر چکے
اس شہادت میں نہیں ہے اختلاف
مختلف قوموں میں ایسے لوگ تھے
خالق کون و مکاں ہے ایک ہے
یہ گواہی سب کے سب دیتے رہے
چشم دید ان کی گواہی ہے یہی
جس کا رد ہرگز نہ کوئی کر سکے

عیسائی سے

ابن مریم میں ہوں ربانی صفات
افترا ہے اور بالکل جھوٹ بات
نسلِ انساں میں خدائی ہے محال
جو ہے ناقص اس میں ہو کیونکر کمال
اس سے پہلے بھی ہوئے لاکھوں نبی
تھا الٰہ الخلق ان سے ایک بھی؟
دونوں ماں بیٹے تھے محتاج طعام
جیسے آدم زاد ہیں ایسے تمام
خود مسیحا نے نہیں ہرگز کہا!
میں خدا ہوں یا خدا کا تیسرا
بائیبل کھولو کہ اس میں ہے لکھا
ابنِ مریم ایک آدم زاد تھا
ابن فرمایا محبت کے لئے
اپنے خالق کی عبادت کے لئے
جو غنی ہو اور کامل ذات میں
کب بھلا محتاج ہو اس بات میں
اس کا بیٹا کوئی ہو جائے ضرور
تا نہ ہو بعد از فنا کچھ بھی فتور
حیّ اور قیوم ہے خالق مرا
پر مسیح ناصری بے شک مرا
مرنے والا تو خدا ہوتا نہیں
عقلمند اس پر فدا ہوتا نہیں
معجزے جو پیش کرتے ہیں کئی
بات ان میں بھی نہیں کوئی نئی
ایسے ایسے معجزے دکھلائے ہیں
اور نبیوں نے یہاں جو آئے ہیں
ایک ہی رب الوریٰ ہو سکتا ہے
تین جو کہتا ہے ناداں بکتا ہے

آریہ سے

معتقد ہندو تناسخ کا ہوا
بھید دکھ سکھ کا نہ جب اس پر کھلا
کوئی دولتمند ہے کوئی فقیر
کوئی اندھا کوئی لولا لنگڑا
فرق آتا ہے نظر حالات میں
عادل و منصف ہے لیکن وہ خدا
اس سے ثابت ہے کہ ملتی ہے ہمیں
اپنے اپنے پچھلے کرموں کی جزا
دو روپے میں نے نکالے اور کہا
ایک ان میں سے ابھی لیجے اٹھا
یہ معمہ دیکھ کر حیران ہوا
اور پھر کچھ سوچ کر چپ رہ گیا
گر اٹھا لیتا تو اس کی موت تھی
اختیارِ امر ثابت ہوتا تھا
وہ روپے یکرنگ تھے یکساں تھے
فرق ان میں کچھ نہیں تھا مطلقا
لالہ صاحب کو اگر ہے اختیار
تو خدا کو کیوں نہیں اس بات کا
جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے
کیوں نہ ہو ایسا وہ مالک جو ہوا
خالی از حکمت نہیں فعل الحکیم
معترض ہوتا ہے کیوں عبدِ اثیم

ہندو و سکھ سے

سکھ اگر سوچیں تو ان کا مقتدا
اک ولی اللہ موحد بندہ تھا
ہندو جاتی کے ہیں جتنے اعتقاد
باوا نانکؒ نے کیا ان پر نہ صاد
وید کی بابت وہ فرماتے ہیں یوں
پنڈت ان پر لائے ہیں ایمان کیوں
ایشور کا نام ہی اس میں نہیں
اگنی وایو میں مکتی ہے کہیں
وید پڑھ پڑھ کر ہزاروں تھک گئے
تزکیہ کچھ بھی نہ اپنا کر سکے
اور یہ اوتار اک انسان ہے
جو خدا کہتا ہے نافرمان ہے
وہ محیط الکل جو لامحدود ہے
ساری چیزوں کی اسی سے بود ہے
قالبِ انساں میں کیونکر آ سکے
بھید تیلا قاگ کا کیا پا سکے
بت پرستی سے تعلق کچھ نہ تھا
مانتے ہرگز نہ دیوی دیوتا
آپ فرماتے ہیں برتا دشمن کا
ہے وہی معبود برحق۔ جو مرا
پوجنے سے ان کے کچھ مطلب نہیں
وہ بھی مخلوقِ خدا تھے رب نہیں
مورتی پوجا بڑی مذموم ہے
بت پرست اسلام سے محروم ہے
ایک پتھر کو بھلا ہے کیا پتہ
مانگنے والا ہے کیا کیا مانگتا
رب تو وہ ہے جو سدا بولا کرے
عقدے جو مشکل پڑے کھولا کرے
پیدا کر کے رزق پہونچایا کرے
بت نئے احسان فرمایا کرے
وہ نہیں جو آپ ہی محتاج ہو
رائیگاں محنت نہ تم اپنی کرو
ہوم یگیہ تیرتھوں کی جاترا
فائدہ ان سے نہیں ہوتا ذرا
بانجھ دنیا میں کبھی جنتی نہیں
بات ست گرو کے سوا بنتی نہیں
جنم ساکھی میں وہ ہے فرما رہا
کل نہیں پڑتی ہے کلمے کے سوا
اور وہ جو کرتے ہیں ترک نماز
اپنے مولا سے نہیں رکھتے نیاز
روزہ کی تاکید میں گویا ہیں یوں
تیس کر رکھتا نہیں انسان کیوں
تاکہ شیطانی وساوس سے بچے
نام بھی اس کا نہ نیکوں سے کٹے
اور پھر کہتے ہیں قرآن مجید
ہے خدائے پاک کا لطف مزید
ہے سراسر حق و حکمت کا کلام
اس میں ہیں پند و نصائح لاکلام
اک حمائل آپ کی ہے یادگار
آپ کو آئے نہ میرا اعتبار
ہرسہا فیروزپور میں ہے پڑی
سکھوں میں تعظیم اس کی ہے بڑی
ڈیرہ میں چولا بھی جا کر دیکھئے
اور خوب اس کو اٹھا کر دیکھئے
یہ وہی چولا ہے جو مشہور ہے
اور قرآنِ خدا مسطور ہے

خاکسار۔ اکمل عفا اللہ عنہ قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۹ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار کتب سبز اشتہار۔ تریاق القلوب۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ قادیان کے آریہ اور ہم۔ امتحان کے نصاب میں رکھی گئی ہیں۔ امتحان ماہ نومبر ۳۹ء میں ہوگا۔ اب تک مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے شمولیت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

(۱) عبدالحمید خانصاحب کوئٹہ (۲) ماسٹر شیر عالم صاحب پاپڑیانوالی (۳) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کوٹ رحمت خان (۴) نذیر احمد صاحب کوٹ رحمت خان (۵) محمد عبدالحسن صاحب قادیان (۶) ملک مولابخش صاحب قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاروالی فوج میں داخلہ

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں ایک سال کے اندر پانچ روپیہ دیکر شمولیت

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"جو لوگ اس سے کم حیثیت رکھتے ہیں۔ (یعنی جو پانچ بھی نہیں دے سکتے) وہ نہ میرے مخاطب ہیں۔ اور نہ ان کے ثواب میں کمی آتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ پس جو پانچ بھی نہیں دے سکتے۔ ان سے میری خواہش ہے کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک کو بابرکت کرے۔ اور اس کے مفید اور خوش کن نتائج جلد سے جلد پیدا کرے"۔

پھر تحریک جدید سال چہارم کی قربانی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر کوئی شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ مجھے خواہ تنگی سے گذارہ کرنا پڑے۔ میں چندہ ضرور ادا کرونگا میں اسے کہتا ہوں۔ تم کم سے کم اس قدر قربانی کرو۔ جس قدر تم نے پہلے سال کی تھی۔ اور انہی اصول پر کرو۔ جو پہلے سال میں نے بتائے تھے۔ یعنی دو دو چار چار روپیہ نہیں۔ بلکہ کم از کم پانچ روپیہ اس تحریک میں دیئے جاویں"۔

پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کے رو سے ضروری ہے۔ کہ کم از کم پانچ روپیہ کی رقم کا وعدہ ہو۔ کیونکہ پانچ روپیہ سے کم تحریک جدید میں نہیں لئے جاتے۔

حضور نے تحریک جدید سال پنجم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے وہ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد ہوئے"۔

تحریک جدید کی اس اہمیت اور اس کے آنے والے خوش کن نتائج نے مخلصین جماعت کے دل میں شدید خواہش اور تڑپ پیدا کی۔ کہ وہ ضرور اس میں شامل ہوں۔ پس جہاں اس تحریک میں مطابق اصول وعدے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش ہوئے۔ وہاں دو تین جماعتوں کی طرف سے ایسی فہرستیں بھی پیش ہوئیں۔ جن میں وعدے کرنے والے بعض احباب ایسے تھے۔ جن کی طرف سے ایک ایک دو۔ دو تین۔ تین۔ چار چار روپیہ کے وعدے تھے۔ بلکہ ایک جماعت کی مستورات کی طرف سے دو دو چار چار آنہ فی سال کے حساب سے گذشتہ چار سالوں کے وعدہ میں ایک روپیہ نو آنہ کی رقم بھی درج تھی۔ ایسی فہرستیں جب حضور کے پیش ہوئیں۔ تو حضور نے اسے نامنظور کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کو سمجھایا جائے۔ تا تحریک جدید کی ان کو سمجھ آ جائے۔ پس تحریک جدید میں ایک شخص کی طرف سے کم سے کم پانچ روپیہ کا وعدہ ہونا چاہیئے۔ اگر ایک شخص اپنی طرف سے دو دو چار چار روپیہ کا وعدہ پیش کرے۔ تو وہ اس لئے نہیں لیا جاتا۔ کہ ایسا وعدہ تحریک جدید کے اصول کے خلاف ہے۔ تحریک جدید میں شامل ہونے کا اصول اور قانون شروع تحریک سے یہی چلا آ رہا ہے۔ کہ کم سے کم پانچ روپیہ کا وعدہ ہو۔ جو ایک سال کے اندر پورا کر دیا جائے۔ مگر ایسے احباب جو سال میں پانچ روپیہ بھی دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ وعدہ نہ کریں۔ کیونکہ نہ وہ حضور کے مخاطب ہیں۔ اور نہ ان کے ثواب میں کمی۔ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں سے واقف ہے۔ مگر ایسے احباب کے لئے فرمایا۔ کہ وہ تحریک جدید کی کامیابیوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اس کمی کا ازالہ کریں۔

ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں بعض احباب کے وعدے جو ایک ایک دو دو روپیہ کے تھے۔ پیش کئے۔ حضور نے انہیں نامنظور فرمایا۔ اطلاع ہونے پر اس جماعت نے پھر یہ درخواست پیش کی۔ کہ ایک ایک دو دو روپیہ کے وعدوں کی میزان ۱۰/ ۹۳ روپیہ ہے۔ اس رقم کو جماعت کی طرف سے منظور فرمایا جائے تو حضور نے اس پر رقم فرمایا۔ کہ "مجموعی صورت میں وعدہ نہیں لیا جاتا"۔ احباب اس بات کو بھی یاد رکھیں۔

پس ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتیں یہ بات یاد رکھیں۔ کہ تحریک جدید میں ایک شخص کی طرف سے ایک سال کے لئے وہی وعدہ قبول کیا جاتا ہے۔ جو کم از کم پانچ روپے کا ہو۔ اس سے زیادہ جس قدر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ دے سکتے ہیں۔ اور اس کے مطابق اللہ تعالےٰ سے اجر پائیں گے۔

بیرون ہند کے دوستوں کو چاہیئے کہ بدری صحابہ کا مقام حاصل کرنے کے لئے وہ اپنی تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں مومنانہ شان سے اپنے امام کے حضور وعدے پیش کریں۔ جس سے ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی الٰہی فوج میں آ جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وصایا کے متعلق خاص توجہ کی ضرورت

باربار توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک دوستوں نے وصیت کی طرف توجہ نہیں کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو رسالہ الوصیت تحریر فرما کر شائع کرایا۔ آج تک اس کی اشاعت سال بسال متواتر ہوتی رہتی ہے۔ اور رسالہ الوصیت کے آخر میں حضور نے جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ وہ خاص اہمیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے۔ وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں"۔

پس جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد جو خواندہ ہو۔ رسالہ الوصیت کو پڑھ کر اپنے ناخواندہ دوستوں کو سنائے۔ اور خواندہ دوستوں کو بھی رسالہ الوصیت پڑھنے کی طرف توجہ دلائے۔ جس قدر کاپیاں رسالہ الوصیت کی درکار ہوں۔ وہ فوراً دفتر ہذا سے بلاقیمت منگوالیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان۔

وی۔ پی آرہے ہیں

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ جن احباب کا چندہ ۲۸ فروری سے لیکر ۳۰ مارچ تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۱۰ مارچ کو وی۔ پی ارسال کر دئیے گئے ہیں۔ اب وی۔ پی روکنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکے گی۔ لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ جب ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچے تو وہ انہیں وصول فرمالیں۔ بعض احباب جو عام طور پر بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر محاسب رقم ارسال فرماتے ہیں۔ لیکن اب کے دیر سے انہوں نے کوئی رقم نہیں بھجوائی ان کے

"الفضل" کے خلاف مقدمہ میں احرار کے گواہوں کے بیانات

۹ مارچ بعدالت علاقہ مجسٹریٹ صاحب حسب ذیل شہادتیں پیش ہوئیں

بیان محمد شوق ساکن بٹالہ

میں ڈسٹرکٹ مجلس احرار گورداسپور کا سیکرٹری ہوں۔ میں مولوی عنایت اللہ کو جانتا ہوں۔ میری نگاہ میں وہ بہت باعزت اور قابل احترام ہیں۔ میں اخبار "الفضل" پڑھا کرتا ہوں۔ میں نے الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا مضمون اگزبٹ ۸-ع پڑھا۔ اس میں جو الزام مولوی عنایت اللہ پر لگایا گیا ہے۔ میں اسے غلط اور بے بنیاد سمجھتا ہوں۔ میں نے اس کے خلاف ایک ریزولیوشن بعد نماز جمعہ بٹالہ میں پاس کیا تھا۔ اس مضمون کے پڑھنے سے مولوی عنایت اللہ کے خلاف شبہات پیدا ہوئے۔ اور میں نے سمجھا کہ اس میں جو بات بیان کی گئی ہے۔ وہ اگر درست ہے۔ تو یہ شخص امیر جماعت احرار قادیان رہنے کے قابل نہیں ہے۔ ان الزامات کی وجہ سے مولوی عنایت اللہ کی شہرت پر بہت برا اثر پڑا ہے۔

بجواب جرح کہا۔ میں نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ وہ لکھا گیا تھا۔ میں وہ ساتھ نہیں لایا۔ کیونکہ اس کے لئے مجھے کہا نہیں گیا تھا۔ میں طلبیدہ گواہ نہیں ہوں میں لکھنؤ میں ایک فرم میں ملازم تھا۔ وہاں مجھ پر غبن کا مقدمہ چلا تھا۔ غبن کے مقدمات دو دفعہ چلے تھے۔ میں الفضل کا خریدار ہوں۔ مقامی ایجنٹ سے جس وقت الفضل کا پرچہ دستیاب ہو لے لیتا ہوں۔ میں الفضل کا باقاعدہ خریدار نہیں ہوں۔ میں نے مولوی عنایت اللہ کے خلاف کئی مضامین الفضل میں دیکھے۔ مگر میں اس وقت کسی کا حوالہ نہیں دے سکتا۔ میں پیشہ ور تنخواہ دار نہیں ہوں۔ میں درزی کا کام کرتا ہوں۔ اور دیگر کام بھی کر لیتا ہوں مولوی عنایت اللہ سے میرے دوستانہ تعلقات ہیں۔

بجواب مکرر جرح کہا۔ جو مقدمات غبن کے مجھ پر ہوئے تھے۔ ان میں میں بری ہو گیا تھا۔

بیان کنج لال ساکن قادیان

میں مولوی عنایت اللہ کو جانتا ہوں۔ یہ امیر مجلس احرار قادیان ہیں۔ اور ڈیفنس کمیٹی کے قائم مقام صدر ہیں۔ ہندو۔ سکھ۔ اور اہل سنت والجماعت اس کمیٹی کے ممبر ہیں میں الفضل پڑھتا ہوں۔ میں نے "الفضل" کا مضمون جو ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں چھپا پڑھا ہے۔ اس مضمون کی وجہ سے میرے دل میں مولوی عنایت اللہ کی جو وقعت بحیثیت جنرل سیکرٹری اور قائم مقام صدر ڈیفنس کمیٹی تھی کم ہو گئی ہے۔ جو الزامات اس مضمون میں لگائے گئے ہیں وہ غلط ہیں۔ جماعت احمدیہ اور احرار کے تعلقات سخت کشیدہ ہیں۔

بجواب جرح کہا۔ جب میں نے یہ الزام پڑھے۔ اسی وقت سمجھ گئے تھے کہ یہ بے بنیاد اور جھوٹے ہیں۔ میں مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں بطور گواہ صفائی پیش نہیں ہوا تھا۔ میری ضمانت زیر دفعہ ۱۰۸ ہوئی تھی۔ بہت دفعہ ہوئی ہے۔ میں نے اخبار مسلک قادیان سے نکالا تھا۔ اس کی ضمانت ضبط ہو گئی تھی۔ احمدیوں نے اس کی ضمانت ضبط کرائی تھی۔ مولوی عنایت اللہ چار پانچ ماہ سے ڈیفنس کمیٹی کے صدر ہیں۔ جب سے اصل صدر پرتاپ سنگھ غائب ہیں۔ الفضل میں میرے خلاف بھی مضامین نکلتے رہے ہیں۔ چوہدری ظہور احمد وغیرہ احمدیوں کے خلاف میاں بدر محی الدین کی عدالت میں جو مقدمہ دائر تھا۔ اس میں استغاثہ کی طرف سے میں گواہ گزرا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ بری ہو گئے یا نہیں۔ یہ میرا دھرم ہے کہ میں ہر اس شخص کی سیوا کرتا ہوں جسے احمدی تنگ کریں ؎

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی باہمی کشمکش

تریپوری میں ۹ مارچ کو کانگرس کی سبجیکٹس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جو ساڑھے سات گھنٹے جاری رہا۔ اس عرصہ میں پنڈت پنت کی قرارداد پر بحث ہوتی رہی جسے کل صدر نے اجلاس عام میں بے ضابطہ قرار دے کر پیش نہ ہونے دیا تھا۔ مخالف اور موافق زبردست تقریریں ہوئیں۔ ایک درجن ترامیم بھی پیش ہوئیں۔ مسٹر بوس نے ایک بیان دیا جس میں کہا۔ کہ قرارداد میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبروں پر الزامات لگائے گئے ہیں۔ اگر ان الفاظ میں اشارہ میری طرف ہے تو میں محرک کی توجہ اپنے اس بیان کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جو میں نے حال ہی میں دیا ہے۔ میرا مطلب ورکنگ کمیٹی کے کسی ممبر کے خلاف الزام لگانا نہیں تھا۔ میں نے کبھی ان کی نیت پر شبہ نہیں کیا۔ اور بارددولی کی میٹنگ تک ورکنگ کمیٹی نہایت اچھی طرح کام کرتی رہی ہے مسٹر ایم این رائے نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس تحریک کو صدر کے خلاف ملامت کی تحریک سمجھتا ہوں۔ جب ایک دفعہ انتخاب ہو گیا۔ تو اسے غیر منصفانہ قرار دینا غلطی ہے۔ یہ کہنا کہ کانگرس کی پالیسی میں تبدیلی نہیں ہونی چاہیئے۔ گویا خود کانگرسی پالیسی کی تردید کرنا ہے۔ مسٹر ناریمان نے کہا۔ کہ گاندھی جی صرف ہندوستان میں نہیں۔ دنیا بھر میں سب سے بڑے آدمی ہیں۔ لیکن کوئی شخص آرگنائزیشن سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ بیس سال کے بعد صدر کے انتخاب میں جمہوریت کی فتح ہوئی ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ منتخب شدہ صدر کو اس شخص کے مقابلہ میں جو کانگرس کا ممبر بھی نہیں بالکل بے دست و پا کر دیں جو نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ پنڈت نہرو نے اس وقت تک اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تحریک ضرور پاس ہو جائے گی۔ اور کھلے اجلاس میں تو اس کی کامیابی یقینی ہے۔ اس صورت میں مسٹر بوس کے لئے سوائے اس کے چارہ نہ ہوگا۔ کہ وہ صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔ دونوں پارٹیاں زبردست کنویسنگ کر رہی ہیں۔ اور بڑا زبردست مقابلہ ہے۔

نمائش کے میدان میں پبلک تقریر کرتے ہوئے مدراس کے وزیر اعظم مسٹر راجگوپال آچاریہ نے کہا۔ کہ اس مقابلہ میں ایک ناخدا پرانا اور تجربہ کار ہے۔ اور ایک بالکل نیا ہے۔ پرانا ۲۵ سالہ تجربہ رکھتا ہے۔ اور اس کی کشتی محفوظ ثابت ہو چکی ہے۔ اس میں کوئی سوراخ نہیں۔ لیکن دوسری کشتی گو بظاہر نہایت خوبصورت اور آراستہ و پیراستہ ہے۔ مگر اس میں سوراخ ہیں۔ اب آپ لوگوں کو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ آپ کس کشتی میں سفر کریں گے۔ مکر و فریب اور ریاء سے کام نہیں چل سکتا۔ جو لوگ زبان سے کچھ کہتے ہیں۔ مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔ وہ ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ قرارداد کے حامی اس میں کوئی ترمیم گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پنڈت نہرو بھی مصالحت کے لئے کوشاں ہیں۔ گذشتہ شب انہوں نے مسٹر بوس سے دو گھنٹہ بات چیت کی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اپنی پوزیشن کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کل ایک بجے پھر اجلاس شروع ہوگا۔ جس میں پنڈت پنت جوابی تقریر کریں گے۔ اور تمام مخالف تقریروں کا جواب دیں گے۔ اگر یہ قرارداد پاس ہو گئی۔ تو کانگرس کا اجلاس فوراً ختم ہو جائے گا۔ اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اختیار دے دیا جائیگا کہ گاندھی جی کے مشورہ سے جس طرح مناسب سمجھے کام چلائے ؎

پنجاب میں دہشت انگیزی کی وباء

پنجاب میں ریل گاڑیوں کو تباہ کرنے کی دو ناکام کوششیں حال میں ہوئی ہیں جنہیں حکومت پنجاب تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ایک واردات تو ضلع لودہانہ کے موضع جاسووال کے نزدیک ہوئی ہے۔ یہ گاؤں سوشلسٹوں کا مرکز رہا ہے۔ اور یہیں سے سوشلسٹ رضاکار دیہات میں پروپگنڈا کے لئے جاتے ہیں۔ دوسری واردات رائے ونڈ کے قریب ہے جسے کو بچوں کی شرارت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن وہ اس امر سے خالی نہیں۔ جو اشیاء وہاں سے ملی ہیں وہ خطرناک بم کا جزو ہیں۔ تمام سیاسی انجمنوں کی طرف سے ان واقعات کی مذمت کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو ان سیاسی قیدیوں کی رہائی معرض تاخیر میں پڑ جائے گی۔ جو ایسے جرائم کی سزا بھگت رہے ہیں۔ سرکاری حلقوں میں یہ خیال ہے کہ ۱۹۳۱ء کے بعد دہشت انگیزی کی وارداتوں کا شروع ہونا۔ اس شدید سوشلسٹ پراپگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو اس صوبہ کے سوشلسٹ لیڈر کر رہے ہیں۔

کشمیر کے شیخ عبد اللہ سے مسلمانوں کی بیزاری

کشمیر کے شیخ عبد اللہ صاحب جو کسی زمانہ میں شیر کشمیر کہلاتے تھے اب کانگرسی ہو گئے ہیں۔ ۵ مارچ کو ایک جلسہ میں جو گاندھی جی کے برت کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ تقریر کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ مسلم لیگ ٹوڈیوں کی جماعت ہے۔ مسٹر جناح بے عمل انسان ہیں۔ جو مسلمانوں کو کانگرس جیسی فعال آزادی وطن کے لئے لڑنے والی جماعت سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ آریہ سماجی حیدر آباد میں مذہبی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور ہم ان کی مدد کے لئے یہاں سے جتھے بھیجیں گے۔ حضور نظام کے متعلق بھی بہت ناشائستہ الفاظ کہے۔ مذہبی آزادی کا دشمن۔ رعایا کا دشمن۔ اور ظالم سرمایہ دار وغیرہ القاب سے یاد کیا۔

گاندھی جی کے برت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان کا بال بھی بیکا ہوا۔ تو ہم ریاستوں کا تختہ الٹ دیں گے۔ جو لوگ مذہبی تفرقہ پیدا کرتے ہیں وہ ادنے درجہ کے لوگ ہیں۔ ہم فرقہ وار تحریکوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ کانگرس ہماری امداد پر ہے۔ اور اب ہم اس کے ماتحت ہو کر کام کریں گے۔ ۶ مارچ کو شیخ صاحب تریپوری کے اجلاس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ مسلمانوں میں ان کے خیالات کے متعلق سخت بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ ان کی لیڈری بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔

امرتسر میں ہڑتال

۳ مارچ کو محرم کے موقعہ پر جو ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ ان کے بعد سے آج تک ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کر رکھی ہے۔ تمام منڈیاں اور دیگر ادارے بند ہیں۔ پولیس نے قریباً ساٹھ ہندوؤں کو گرفتار کیا تھا۔ اور مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ان کو رہا کر دیا جائے جب تک ان کو رہا کر کے آئندہ کے لئے ہماری جان و مال کی حفاظت کا یقین نہ دلایا جائے ہم کاروبار شروع نہیں کریں گے۔ ایک ہندو وفد نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کر کے اپنے مطالبات پیش کئے۔ اور کہا کہ فسادات کی تحقیقات درست نہیں ہوئی۔ اس میں ہمارے نمائندوں کی شرکت ضروری ہے۔ ایک پبلک جلسہ میں بھی یہ مطالبات دہرائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر کے جواب سے ہندو مطمئن نہیں ہیں۔ گورنر اور وزیر اعظم کو تار دیئے گئے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں فوری مداخلت کریں۔

مرکزی اسمبلی میں بجٹ پر بحث

۷ مارچ کو مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو کئی ممبر غیر حاضر تھے۔ جس کی وجہ راجکوٹ کے حالات اور تریپوری کا اجلاس خیال کی جاتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ برما کے فسادات کی وجہ سے گیارہ ہزار ہندوستانیوں کو وہاں سے واپس آنے کے لئے امداد دی گئی ہے۔ مسٹر عبد القیوم سرحدی نے ایک قرارداد پیش کرنا چاہی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ فلسطین کے عربوں کے مطالبہ آزادی کو تسلیم نہ کرنے کے متعلق حکومت برطانیہ کے رویہ پر بحث کی جا سکے۔ لیکن صدر نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس کے بعد بجٹ پر بحث شروع ہوئی۔ مسٹر عبد القیوم نے اس پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کی ایک والنٹیر فورس بنائی جانی چاہیئے اور موجودہ برطانوی فوج کو بھی ہندوستانی بنانے پر زور دیا۔ صوبہ سرحد میں حکومت کی فارورڈ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کا منشاء یہ ہے۔ کہ کوئی جنگ شروع ہونے پر سنٹرل ایشیا میں اپنے قدم جمائے۔ مسٹر جوشی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ حکومت ہند کی مالی پالیسی اختیار کرتے وقت برطانوی لوگوں کے مفاد کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ حفاظتی تدابیر۔ ہوائی ڈاک اور ریڈیو پر اتنی بڑی بڑی رقوم خرچ کر دی جاتی ہیں۔ لیکن ہندوستانی سارجنٹوں کی پنشن کے سوال پر نظر ثانی کرنے کی درخواستوں کو نامنظور کر دیا جاتا ہے۔ ہوائی ڈاک اور ریڈیو وغیرہ سے عوام الناس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ مگر پھر بھی ان پر کثیر اخراجات کئے جاتے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ امراء کی ضروریات کا گورنمنٹ کی پالیسی پر غالب اثر ہے۔

ڈاکٹر سید ضیاء الدین نے کہا کہ بجٹ کی تقریر بالکل بلیک بورڈ کی تقریر سے مشابہ ہے۔ جس میں اعداد و شمار تو بکثرت ہیں۔ مگر آئندہ پالیسی کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ آپ نے فوجی محکمہ کی فضول خرچیوں پر بہت زور دیا۔ اور سونے کی ہندوستان سے بکثرت برآمد پر پروٹسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ سونا ایک ایسی چیز ہے۔ جسے نازک مواقع کے لئے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

۸ مارچ کو بھی بجٹ پر بحث جاری ہوئی۔ ایک ممبر مسٹر نارائن چودھری نے کہا۔ کہ بجٹ کی تجاویز پر غور کرنے کے بعد ایک غیر جانبدار محقق اس نتیجہ پر پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ فائننس ممبر نے لندن اور لنکا شائر کے مفاد کا خاص خیال رکھا ہے ان کا یہ ہندوستان کے لئے الوداعی تحفہ ہے۔ جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہ یقینی بات ہے کہ مجوزہ ڈیوٹی کی وجہ سے بنگال کے کارخانے تباہ ہو جائیں گے۔ سر ہنری گڈنی نے ماتحت سروسز کی تنخواہوں میں تخفیف کو سخت قابل اعتراض قرار دیا۔ اور کہا کہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات میں تخفیف کی کافی گنجائش ہے۔ مسٹر آصف علی نے کہا کہ ڈیفنس پر بہت خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر چار گورہ پلٹنوں کی جگہ آٹھ دیسی پلٹنیں رکھ لی جائیں۔ تو بھی ہندوستان کو پچاس لاکھ روپیہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ سر جیمز گرگ کی مالی پالیسی سے ہندوستان کی مالی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لوگوں کی آمدنی نہیں بڑھی۔ اور نہ اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ پھر ہم انہیں کس وجہ سے خراج تحسین ادا کریں۔ صرف بجٹ تو ہر کوئی تیار کر سکتا ہے۔

سر جیمز گرگ نے جوابی تقریر میں کہا کہ روئی پر ڈیوٹی کی وجہ سے مجھ پر بہت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور اسے لنکا شائر کی سرپرستی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ بیسویں صدی کے وسط میں ہندوستان میں لنکا شائر سے ۳۰۰۰ ملین گز کپڑا آتا تھا۔ مگر اب صرف ۳۰۰ ملین گز آتا ہے۔ جو اس الزام کی تردید کا کافی ثبوت ہے۔ میرا دعوٰے ہے کہ اگر مسٹر آصف علی بھی میری جگہ فنانس ممبر ہوتے۔ تو وہ بھی اس سے بہتر بجٹ پیش نہ کر سکتے۔ نہایت افسوس ہے کہ اپوزیشن کی نکتہ چینی ہمیشہ تخریبی پہلو لئے ہوتی ہے۔ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ میں اخراجات کی زیادتی پر اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اگر دوسرے ممالک سے مقابلہ کیا جائے۔ تو یہاں فوج پر اخراجات بہت کم ہوتے ہیں۔ جرمنی اپنی آمدنی کا ۲۵ فیصدی ڈیفنس پر خرچ کر رہا ہے۔ اور برطانیہ ۱۲ فیصدی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندوستان صرف چار فیصدی خرچ فوج پر کرتا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ مجھ پر یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ کہ میں نے عمداً خسارہ والا بجٹ تیار کیا۔ اور لنکا شائر کو فائدہ پہنچانے کے لئے روئی پر ڈیوٹی کو دگنا کر دیا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنارس۔ ۹ مارچ گذشتہ شب بھی یہاں آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ آج ایک لاری نے جس میں لاؤڈ سپیکر نصب تھا۔ بازاروں میں پھر کر اعلان کیا۔ کہ اگر کسی دکاندار نے کسی غیر مذہب کے شخص کو سودا سلف دینے سے انکار کیا۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

راجکوٹ۔ ۹ مارچ گاندھی جی کی طبیعت بحال ہو رہی ہے۔ دہلی میں وائسرائے سے ملاقات کے بعد آپ کا ارادہ ہے۔ کہ صوبہ سرحد کا دورہ کریں گے۔

دہلی۔ ۹ مارچ مرکزی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی نے ایک قرارداد پاس کر کے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سیحے پور میں مسلمانوں کے ہجوم پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی غیر جانبدارانہ اور آزاد تحقیقات کرائی جائے۔

راجکوٹ۔ ۹ مارچ۔ مسلمانان ریاست کے ایک وفد نے آج ٹھاکر صاحب اور ریزیڈنٹ سے ملاقات کی۔

بغداد۔ ۹ مارچ۔ عراق کے ایک سابق وزیر اعظم سلیمان اور پچاس کے قریب دوسرے افسروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا الزام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کل سے بغداد چھاؤنی میں کرفیو آرڈر نافذ ہے۔ اور کمانڈر انچیف کو خاص اختیارات تفویض ہو چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۹ مارچ فلسطین کانفرنس کی رسمی سرگرمیاں آئندہ ہفتہ تک ملتوی کر دی گئی ہیں۔ اس کے بعد حکومت برطانیہ کی طرف سے دوسری تجاویز پیش کی جائیں گی۔ اور اگر وہ بھی منظور نہ کی گئیں۔ تو کانفرنس ختم کر دی جائے گی۔ اور حکومت برطانیہ اپنی ذمہ داری پر جو سکیم مناسب سمجھے گی۔ فلسطین میں نافذ کر دے گی۔ اس دوران میں کانفرنس کے شرکاء میں غیر رسمی گفت و شنید کا سلسلہ جاری رہے گا۔

جبل الطارق۔ ۹ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جمہوری سپین کے ساحل کے باغیوں نے ناکہ بندی کر دی ہے۔

اور اعلان کیا ہے۔ کہ المیریا اور ولنشیہ تیرہ تیرہ میل تک کوئی جہاز ساحل کے قریب آنے کی کوشش نہ کرے۔ ورنہ غرق کر دیا جائے گا۔ جو جہاز خواہ وہ کسی ملک کا کیوں نہ ہو ساحل پر لگنے کی کوشش کرے گا۔ اسے تباہ کر دیا جائے گا۔

لاہور۔ ۹ مارچ موت اور وراثت پر ٹیکس لگانے کا سوال مرکزی حکومت کے زیر غور ہے۔ اس سلسلہ میں وزرائے پنجاب نے سر اسے لائڈ سے ملاقات کر کے اس کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ واضح کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گو بعض حکومتوں کو اس پر اعتراض نہیں لیکن حکومت پنجاب اس کے خلاف ہے۔

پٹیالہ۔ ۹ مارچ۔ پرسوں مہاراجہ صاحب نے فرنچائز کمیٹی مقرر کر دی تھی آج وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کا کام یہ ہوگا۔ کہ تحقیقات کر کے رپورٹ کرے۔ کہ اسمبلی کے ارکان کی قابلیت کیا ہونی چاہئے۔ اور تمام مفادات کی پوری نمائندگی کی تجاویز پیش کرے۔

لاہور ۹ مارچ۔ حکومت پنجاب تعلیم کو عام کرنے کے لئے جو پانچ سالہ سکیم نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اس میں بعض فرقہ وار انجمنوں مثلاً حمایت اسلام یا سناتن دھرم سبھا وغیرہ کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا۔ فیس میں رعایت کے خواہاں طلباء کے لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ وہ کم از کم دو ان پڑھ نابالغوں کو تعلیم سے بہرہ ور کریں۔ اسی طرح وظائف پانے والوں کے لئے بھی یہ شرط ضروری ہوگی۔

لاہور۔ ۹ مارچ۔ آج گورنر پنجاب نے انجینئرنگ کانگرس کا افتتاح کیا۔ اور تقریر کرتے ہوئے ستلج اور بھاکڑا بندوں کے ذکر میں کہا۔ کہ پنجاب میں بندوں کے ذریعہ بہت کم آبپاشی ہوتی ہے۔ اور اگر ہماری یہ سکیم مکمل ہو گئی۔ تو اس کے

یہ معنے ہوں گے۔ کہ پنجاب کے انجنیئر سب سے بازی لے گئے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں خبر گرم ہے۔ کہ ہٹلر نے چونکہ فرانس کے خلاف اٹلی کے جارحانہ اقدام کی حمایت نہیں کی تھی۔ اس لئے مسولینی اور اس کے مابین کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اطالوی حلقوں کا خیال ہے کہ ہٹلر اس وقت تک اٹلی کی سرگرم حمایت نہیں کرنا چاہتا۔ جب تک مشرقی یورپ میں اس کی مہم پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔

دہلی۔ ۹ مارچ آج کونسل آف سٹیٹ میں بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی۔ اور روئی پر محصول کے اضافہ پر اعتراض کیا گیا فائنیس ممبر نے کہا۔ کہ یہ محصول مالی مشکلات کی وجہ سے لگایا گیا ہے۔ نہ کہ لنکاشائر کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔

امرتسر۔ ۹ مارچ پنجاب اسمبلی میں ایک سکھ ممبر کی طرف سے گوردوارہ ایکٹ میں ترمیم کا جو بل پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کے لئے گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ۹ مارچ کا دن مقرر کیا ہے۔

شولاپور۔ ۹ مارچ۔ آریہ سماجیوں کا جو جتھہ بنگلور کی طرف سے ریاست حیدر آباد کی سرحد کو عبور کرے گا۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلم لیگ نے پانصد والنٹیروں کا جتھہ تیار کیا ہے۔ گویا اب یہ تحریک ایک اور رنگ اختیار کرنے والی ہے۔

میڈرڈ۔ ۹ مارچ سپین کی جدید جمہوریت کی افواج میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ کمیونسٹوں نے انہیں بھڑکا دیا ہے اور وہ بازاروں میں گشت کر رہی ہیں۔

لاہور۔ ۹ مارچ مقامی خاکروبوں نے ایک جلسہ میں یہ پاس کیا ہے۔ کہ اگر ان کے مطالبات اینڈ منسٹر سے منظور نہ کئے۔ اور ان کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام نہ کیا۔ تو ۱۵ جون کو وہ عام ہڑتال کر دیں گے۔

لاہور۔ ۹ مارچ۔ پرجامنڈل پٹیالہ کے سکرٹری کامریڈ جاگیر سنگھ کو ریاستی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ بغاوت چلایا جائے گا۔

دہلی۔ ۹ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں خارجہ سکرٹری نے کہا۔ کہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۸ء تک صوبہ سرحد میں قبائلی حملوں سے چودہ ہندو ہلاک ہوئے ہیں۔ جائیداد کے نقصان کا اندازہ نہیں کرایا گیا۔ قبائل سے وصول شدہ جرمانوں میں سے مصیبت زدگان کو امداد بھی دی جاتی رہی ہے۔ ان حملوں کی روک تھام کے لئے فرنٹیئر گورنمنٹ کے ساتھ مرکزی گورنمنٹ نے ابھی کوئی مشورہ نہیں کیا۔

تریپوری۔ ۹ مارچ۔ مسٹر بوس نے گاندھی جی کو اجلاس کانگرس میں شرکت کے لئے جو تار دیا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مجھے ڈاکٹروں نے ۱۳ سے قبل سفر کی ممانعت کر دی ہے۔ آپ نے تو ڈاکٹروں کے مشورہ کی خلاف ورزی کی۔ مگر میں اس کی ہمت نہیں کر سکتا۔

تریپوری۔ ۹ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک مسٹر بوس نے اپنے صدارتی ایڈریس کا ایک نقطہ بھی نہیں لکھا اور اگر مصروفیت کا یہی عالم رہا۔ تو شاید لکھ ہی نہ سکیں۔ اور زبانی تقریر کریں۔ یا اگر لکھا بھی گیا۔ تو ایسا مختصر ہوگا۔ جو ریکارڈ ہوگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی